باسمہٖ تعالیٰ

"اُردو ہے جس کا نام ہم ہی جانتے ہیں داغؔ"

نویں جماعت کے اردو نصاب کی پہلی عبقات میں شامل
تمام اسباق کی آسان وضاحت

جزِ اوّل (Unit-I) اور جزِ دوم (Unit 2) اس میں
شامل نہیں ہیں۔

محمد یاسین قادری
گورنمنٹ ہائی اسکول گلستان سمبل
ضلع بانڈی پورہ

Scanned with CamScanner

Page No 1

Urdu 9th Assignment No 1
Term 1

اردو نویں جماعت۔ مُفوضہ کام نمبر 1
صفحات :- 1

مسبق :- اُردو کہاں پیدا ہوئی؟ (مقالہ)

مُصنّف (مقالہ نگار) :- نذیر احمد ملک

نوٹ :- (نویں جماعت کی اردو نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 26 پر مُصنّف یعنی نذیر احمد ملک کی حیات اور اُن کے ادبی کارناموں پر ایک مختصر اور آسان نوٹ درج ہے۔ طلباء یہ نوٹ خود کاپی پر نقل کریں اور زبانی یاد کریں)

—— ° ——

مُشکل الفاظ کے معنی :- کئی مُشکل الفاظ کے معنی سبق کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ طلباء وہ الفاظ کتاب سے خود دیکھ لیں۔ یہاں پر کچھ اور الفاظ کے معنی درج کئے جاتے ہیں :-

	الفاظ		معنی
1	برّصغیر	=	چھوٹا برّ اعظم (Subcontinent) ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ اگرچہ برّ اعظم ایشیا میں شامل ہیں۔ لیکن اپنی ایک الگ جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے اس علاقے کو برّصغیر کہا جاتا ہے۔
2	منسوب	=	جس سے نسبت ہو۔ تعلق دار
3	لِسانی	=	زبان سے متعلق
4	رُوپ	=	شکل و صورت
5	ارتقا	=	ترقی

—— ° ——

(ورق اُلٹیے۔ صفحہ 2 پر جاری)

Scanned with CamScanner

سبق کا خلاصہ

برِ صغیر ہندو پاک میں بہت ساری زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں اکثر زبانیں اپنے علاقوں کے ناموں سے جانی جاتی ہیں مثلاً بنگال کی زبان بنگالی اور پنجاب کی زبان پنجابی۔ لیکن اُردو ایک ایسی زبان ہے جس کا کوئی علاقہ متعین نہیں۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ لب و لہجے کے اعتبار سے اُردو کی مختلف علاقائی صورتیں موجود ہیں۔

اردو زبان نے اپنی ارتقا کے دوران مختلف نام اختیار کیے ہیں۔ مثلاً زبانِ ہندوستانی، دکنی، دہلوی، اردوئے معلیٰ، ریختہ وغیرہ۔

اردو ایک ملی جلی زبان ہے۔ مسلمانوں کی ہند میں آمد کی وجہ سے یہاں کی زبانوں نے ترقی کی اور ان میں اُردو زیادہ اُبھر کر سامنے آئی۔ اردو کی جائے پیدائش کے متعلق ماہرین نے مختلف نظریے پیش کیے ہیں۔ لیکن جو نظریہ زیادہ قابلِ قبول ہے وہ یہ ہے کہ اردو دہلی اور اسکے گرد و نواح میں پیدا ہوئی

سوالات کے جوابات

(1) اردو اور کشمیری میں شامل چند مشترکہ الفاظ لکھیے۔

جواب: اردو اور کشمیری میں کئی الفاظ مشترکہ ہیں مثلاً:-

کتاب - قلم - آب - نہر - آسمان وغیرہ

(2) مندرجہ ذیل زبانیں کہاں بولی جاتی ہیں؟

کشمیری، ڈوگری، ملیالم، کنڑ، تامل، پنجابی، سندھی۔

(صفحہ نمبر 4 دیکھیے)

Scanned with CamScanner

جواب :- (i) کشمیری، کشمیر میں بولی جاتی ہے ۔ (ii) ڈوگری جموں میں بولی جاتی ہے ۔ (iii) ملیالم کیرلہ میں، (iv) کنڑ (Kannada) کرناٹک میں اور (v) تامل تامل ناڈو میں بولی جاتی ہے۔ اسی طرح (vi) پنجابی پنجاب میں اور (vii) سندھی علاقۂ سندھ میں بولی جاتی ہے ۔

ج) برصغیر ہندو پاک کو زبانوں کا عجائب گھر کیوں کہا گیا ہے؟

جواب :- برصغیر ہندو پاک کو زبانوں کا عجائب گھر اس لیے کہا گیا ہے کہ یہاں ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی بڑی زبانیں بولی جاتی ہیں ۔

(۴) اس سبق میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اُن کو اپنے مختصر الفاظ میں تحریر کیجیے ۔

جواب :- (سبق کا خُلاصہ پہلے ہی لکھا گیا ہے ۔ وہی اس سوال کا جواب ہے)

—— ٥ ——

گرامر

(۱) ضمیر کی تعریف اور ضمیرِ شخصی کی مختلف صورتوں کا بیان درسی کتاب کے صفحہ نمبر 32 - 33 پر موجود ہے ۔ طلباء وہاں سے دیکھ کر یاد کریں ۔

(۲) متضاد الفاظ :-

لفظ	ضد	لفظ	ضد
تنزُل	ترقی	قدیم	جدید
آسان	دُشوار، مُشکل	تعجیل	تاخیر
خاص	عام	دُور	قریب
		پوشیدہ	نمایاں

(Assignment No 1 Completed)

P1

Urdu 9th
Assignment No ②
Term ①

C1. Page No 5
اردو نویں
مفوضہ کام نمبر ②
میقات ①

—— ٥ ——

مسبق :- دیوان مرحوم کی یاد میں (خاکہ) - مصنف :- شمیم احمد شمیم

نوٹ :- (نویں جماعت کی درسی کتاب کے صفحہ نمبر 34 پر مصنف شمیم احمد شمیم کے بارے میں ایک مختصر اور آسان نوٹ درج ہے - طلبا خود یہ نوٹ پڑھیں اور زبانی یاد کرلیں)

—— ٥ ——

مشکل الفاظ کے معنی :- کئی مشکل الفاظ کے معنی کتاب میں سبق کے آخر پر دیئے گئے ہیں - کچھ اور الفاظ کے معنی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
1) عزیز و اقارب	دوست، رشتے دار وغیرہ	6) بے مُروّت	بے رحم
2) رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ	7) غارت گری	لوٹ مار
3) افسردہ	غمگینی	8) دقیانوسی	پُرانا
4) رعنائی	خوبصورتی	9) ہیچ	کم تر
5) رحلت	موت، مرنا	10) صادق القول	سچ بولنے والا

مسبق کا خُلاصہ

شمیم احمد شمیم نے یہ ~~خاکہ~~ خاکہ اپنے ایک مرحوم دوست دیوان صاحب کی یاد میں لکھا ہے - اِس پورے خاکے کو دو حصّوں میں

(صفحہ نمبر 2 پر جاری - ورق اُلٹیے)

Scanned with CamScanner

تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں مصنف یہ بات سمجھاتا ہے کہ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی بھی اپنا دامن بچا نہیں سکتا۔ انسان مر جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنے لوگ بھی اُسے بھول جاتے ہیں کسی کے مر جانے سے اِس دُنیا کی رعنائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خاکے دُوسرے حصے میں مُصنف اپنے دوست یعنی دیوان صاحب کے خاندان اور اُن کے اخلاق و عادات کا ذکر کرتا ہے۔ دیوان صاحب کی موت اچانک بجلی گرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دیوان صاحب کوئی مشہور شخصیت نہیں تھے۔ لیکن بہت اچھے اِنسان تھے۔ بچپن سے ہی پڑھنے کے شوقین تھے۔ عُمدہ شاعرانہ ذوق رکھتے تھے۔ صادق القول، ایماندار اور پکّے مذہبی قسم کے آدمی تھے۔ لیکن رِندی اور سرمستی کی باتیں بھی کرتے تھے۔ دیوان صاحب اگر پکّے نمازی تھے لیکن اُنہیں فلمیں دیکھنے کا بھی شوق تھا۔

دیوان صاحب کی خاندانی روایات نے اُن کے جوہروں کو نکھرنے نہ دیا۔ لیکن عین اُس وقت کہ جب اُنہوں نے خاندانی روایات کی زنجیروں کو توڑ دیا تھا، اُنہیں موت نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

مصنف کہتے ہیں کہ جب کوئی میری تحریر یا تقریر کی تعریف کرتا ہے تو مجھے دیوان صاحب کی یاد آتی ہے کیونکہ یہ اُنہی کی عنایت، مُروّت اور رہنمائی کی دین ہے۔

سوالات

(۱) مضمون نگار کس تصوّر سے کانپتا ہے؟

(صفحہ نمبر ۲ پر جاری)

جواب :- مصنف موت سے نہیں گھبراتا - لیکن اس بات سے ڈرتا ہے کہ اُس کی موت کے بعد اپنے ہی لوگ اُسے بھلا دیں گے -

(2) دیوان صاحب کی شخصیت کے بارے میں مختصر نوٹ کیلئے اِس سبق کا خلاصہ دیکھیئے جو پہلے ہی تحریر کیا جا چکا ہے -

(3) تشبیہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب :- کلام میں خوبصورتی اور زور پیدا کرنے کیلئے ایک چیز کو کسی دوسری چیز کی مانند ٹھہرانے کو تشبیہ کہتے ہیں - مثلاً میر تقی میر کا شعر ہے :-

نازکی اُن کے لب کی کیا کہیئے پنکھڑی اِک گُلاب کی سی ہے -

اِس شعر میں محبوب کے ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑی سے تشبیہ دی گئی ہے -

⇐ طلباء مصدرِ اصلی اور مصدرِ جعلی کی تعریف کتاب کے صفحہ نمبر 42 سے خود پڑھیں -

⇐ دیئے گئے الفاظ سے مصدرِ جعلی بنانا !-

لفظ	مصدرِ جعلی	لفظ	مصدرِ جعلی
1) کوشش	کوشش کرنا	5) شرم	شرمانا
2) مبارک	مبارک دینا	6) فرمان	فرمانا
3) تعمیر	تعمیر کرنا	7) سوچ	سوچنا
4) تشریف	تشریف لانا (وغیرہ)	8) لڑائی	لڑنا (وغیرہ)

(ورق اُلٹیئے - صفحہ 4 پر جاری)

Scanned with CamScanner

اسم سے پہلے "سابقہ" (Prefix) جوڑ کر نئے الفاظ بنانا!-

سابقہ جوڑ کر نیا لفظ	لفظ
بے رحم	رحم
بے وقت	وقت
بے بنیاد (وغیرہ)	بنیاد

نوٹ:- یاد رہے کہ ان الفاظ میں "بے" سابقہ جوڑا گیا ہے-
"بے" کے علاوہ اور بھی سابقے (Prefixes) ہیں

— o —

تذکیر و تانیث

مؤنث	مذکر
بیوی	1) خاوند
مرحومہ	2) مرحوم
دادی	3) دادا
والدہ	4) والد
صاحبہ	5) صاحب
نائن	6) نائی
دھوبن (وغیرہ)	7) دھوبی

(Assignment No 2 is completed)

— o —

Scanned with CamScanner

P-1

Urdu 9th
Assignment No ③
Term I

9. page No 9
اردو نویس
مفوضہ کام نمبر ③
عینقات ①

سبق :- ماحولیاتی آلودگی (مضمون)

مشکل الفاظ کے معنی :- سبق کے آخر میں کئی مشکل الفاظ کے معنی لکھے گئے ہیں - بچے ان الفاظ کے معنی کو یاد کرلیں - مزید کچھ الفاظ کے معنی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
۱) زائیدہ	= پیدا کیا ہوا / جنا ہوا	۵) ضم ہونا	= مِل جانا
۲) ہلاکت خیز	= ہلاک کرنے والی (کوئی چیز)	۶) طویل المدتی	= لمبے عرصے تک رہنے والا
۳) باسیوں	= رہنے والوں	۷) پرت	= تہہ
۴) معاون	= مددگار	۸) قلبی امراض	= دل کی بیماریاں

نوٹ :- عینقات نمبر ا (T-1) میں شامل پچھلے دو اسباق کے خلاصے بچے پڑھ چکے ہیں - اس سبق کا خلاصہ بچے خود لکھنے کی کوشش کریں - تاکہ اُن کی مشق ہو - خلاصہ لکھنے کیلئے بچے سبق کو ایک دو مرتبہ غور سے پڑھیں اور پھر اپنے الفاظ میں خود لکھیں -

(صفحہ نمبر 2 پر جاری - ورق اُلٹیے)

Scanned with CamScanner

دیے گئے اقتباس کو سلیس اردو میں لکھنے کی مشق:

سوال:- مندرجہ ذیل اقتباس کو سلیس اردو میں لکھیئے۔ مضمون کا حوالہ بھی دیجیئے:-

دوسری جانب بین الاقوامی سطح پر ممالک کے مابین جنگ و جدال کی صورت میں بے تحاشہ بارود اور دوسرے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال سے نہ صرف انسانی زندگی کو براہِ راست خطرہ پیدا ہو رہا ہے بلکہ اس کے دُور رَس نتائج کے طور پر آب و ہوا اور فضا کی دُوسری مُوافق صورتِ حال پر بھی منفی اور خطرناک اثر پڑ رہا ہے اور نتیجتاً زندگی کیلئے طویل المدتی خطرات و خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔

جواب:- یہ اقتباس "ماحولیاتی آلودگی" نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔ جس کے مصنف ڈاکٹر جوہر قدوسی ہیں۔

اس اقتباس میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ ایک طرف انسانی آبادی میں اضافے، کارخانوں سے نکلنے والے دُھوئیں اور جنگلوں کی کٹائی کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی بڑھ گئی ہے تو دوسری طرف دُنیا میں مختلف مُلکوں کے درمیان جنگ جیسی صورتِ حال اور ہتھیاروں کی دوڑ کی وجہ سے بھی انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور اس وجہ سے آب و ہوا پر نہایت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ

(صفحہ نمبر 3 پر جاری)

Scanned with CamScanner

جانداروں کیلئے دیر تک رہنے والے خطرے پیدا ہو رہے ہیں۔

سوالات

① ماحولیاتی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب :- مختلف انسانی اعمال کی وجہ سے ہمارے گرد و پیش کے ماحول کے قدرتی توازن کے بگڑنے اور اس کے خراب اور گندہ ہونے کو ماحولیاتی آلودگی کہا جاتا ہے۔

② قدرت کے دو انمول تحفے کون سے ہیں؟

جواب :- ماحول اور آب و ہوا کے دو انمول تحفے ہیں۔ یہ ایسے تحفے ہیں کہ جن کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

③ جنگلات کی کٹائی سے کون سے خطرات پیدا ہو گئے ہیں؟

جواب :- جنگلات کی کٹائی سے بہت سارے خطرات پیدا ہو گئے ہیں مثلاً

i) ماحولیاتی آلودگی بڑھ گئی ہے۔

ii) بارش کا توازن بگڑ چکا ہے۔

iii) سیلابوں کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔

iv) مٹی کے کٹاؤ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

(ورق اُلٹیے۔ صفحہ نمبر ۴ پر جاری)

Scanned with CamScanner

(نوٹ :- طلبا درسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۶ کو ضرور پڑھیں)

مصدر	حاصل مصدر
۱۔ ڈانٹنا	ڈانٹ
۲۔ ہنسنا	ہنسی
۳۔ ہارنا	ہار
۴۔ لکھنا	لکھائی
۵۔ ٹوکنا	ٹوک
۶۔ خریدنا	خرید

Scanned with CamScanner

Urdu 9th
Assignment No 4
Term - I

اُردو نویس
مفوّضہ کام نمبر 4
میقات I

مضمون نویسی

نوٹ:- عام طور پر طلبا اور طالبات اُستاد کا لکھایا ہُوا، یا کسی کتاب سے نقل کیا ہُوا مضمون، رٹّا مار کر زبانی یاد کر لیتے ہیں - یہ اچھی بات نہیں ہے - آپ کو چاہیے کہ عنوان پر غور و فکر کر کے خود مضمون لکھیں - مضمون نویسی کا بنیادی مقصد یہی ہے -

ترتیبِ خیالات کے لحاظ سے کسی بھی مضمون کے تین حصّے ہوتے ہیں :-

1) تمہید یعنی آغاز :- اس حصّے سے مضمون کا آغاز کیا جاتا ہے - اس حصّے میں، مضمون میں تحریر کیے جانے ~~والے~~ والی بنیادی بات کی طرف توجہ دِلائی جاتی ہے - تمہید ہمیشہ مختصر اور موزوں ہونی چاہیے

2) نفسِ مضمون :- یہ مضمون کا درمیانی اور بُنیادی حصّہ ہوتا ہے - لکھنے والا اپنے مُشاہدات، قابلیت، ~~خیالات~~، اور مطالعے کی بُنیاد پر دیئے گئے عنوان کے مطابق اپنے خیالات تحریر کرتا ہے -

3) خاتمہ :- یہ مضمون کا آخری حصّہ ہوتا ہے جس میں مضمون نگار پوری تحریر کا نتیجہ اور نچوڑ تحریر کرتا ہے - یہ حصّہ بھی مختصر ہی ہونا چاہیے

(صفحہ 2 پر جاری - ورق اُلٹیئے)

Scanned with CamScanner

ضروری باتیں:- مضمون لکھنے والے کو چاہیے کہ دیئے گئے عنوان کو پوری طرح سمجھے۔ اس بارے میں اپنے ذہن میں خیالات کو جمع کرلے۔ پھر اچھی تمہید باندھے۔ تحریر کے مختلف حصوں میں رابطہ قائم رکھے اور اچھی طرح سے مضمون کا اختتام کرے۔

آپ کے امتحان میں اگر اشارات دیئے گئے ہوں تو مضمون لکھنا اور آسان ہو جاتا ہے۔ دیئے گئے اشاروں کو پھیلا کر آپ آسانی سے مضمون لکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس کیلئے بھی امتحان سے پہلے ہی مشق کرنا (Practice) نہایت ضروری ہے۔

آپ کے سمجھنے کی خاطر ذیل میں کچھ اشارات دیئے گئے ہیں۔ پھر انہی اشارات کی مدد سے ایک چھوٹا سا مضمون تحریر کیا گیا ہے۔ غور سے پڑھیں اور پھر خود اچھی طرح سے مشق کرنے کی کوشش کریں۔

اشارات

خدا کی نعمتیں ----- جنگلات --- سبز سونا -- بہت فائدے ماحول کی صفائی ---- مٹی کا کٹاؤ --- بارش -- سیلاب سے بچاؤ --- جانداروں کا گھر --- حفاظت کرنی چاہیے۔

نوٹ:- بچے یہ بات یاد رکھ لیں کہ دی گئی صورت میں خالی جگہیں پُر نہیں کرنی ہوتی۔ بلکہ ان اشارات کی مدد سے مضمون تحریر کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ صفحہ نمبر 3 پر اوپر دیئے گئے اشارات کی مدد سے ایک مضمون تحریر کیا گیا ہے۔

(صفحہ 3 پر جاری)

Scanned with CamScanner

مضمون:- جنگلات کے فائدے

خُدا نے انسانوں کیلئے اِس دُنیا میں بہت ساری نعمتیں مہیا رکھی ہیں - اِن نعمتوں میں درخت اور جنگلات ایک بڑی نعمت ہیں - جنگلوں اور درختوں کو ان کے بے شمار فائدوں کی وجہ سے سبز سونا کہا جاتا ہے -

جنگلات سے ہمیں بے شمار فائدے حاصل ہیں - درخت اور جنگلات ماحول میں آکسیجن فراہم کرتے ہیں اور ماحول کو صاف رکھنے میں مدد دیتے ہیں - پہاڑوں اور ڈھلوانوں پر اگر جنگلات ہوں تو مٹی کا کٹاؤ نہیں ہوتا اور اِس طرح اچانک آنے والے سیلابوں سے بھی بچاؤ ہوتا ہے - گویا جنگلات خطرناک سیلابوں سے بچنے میں ہماری مدد کرتے ہیں - جنگلات سے کسی بھی علاقے میں بارش کے برسنے میں توازن برقرار رہتا ہے -

جنگلات کے فائدے صرف انسانوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ باقی جانداروں کیلئے بھی جنگلات ضروری ہیں - جنگلات ہی مختلف جنگلی جانوروں کو گھر فراہم کرتے ہیں - اِس زمین پر زندگی تب تک ہی محفوظ ہے جب تک جنگلات محفوظ ہیں - ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے جنگلات کی ہر ممکن حفاظت کریں -

بچو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح سے اِشاروں کی مدد سے مضمون لکھا جاتا ہے - آپ خوب مشق (Practice) کرتے رہیے -

(Assignment No 4 Completed)

نوٹ :- گرائمر کا یہ حصّہ درسی کتاب میں شامل گرائمر کے علاوہ ہے۔ جو کہ نصاب میں شامل ہے۔

فعل فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا زمانے کے ساتھ پایا جائے۔

(نوٹ :- طلبا یہاں پر ایک بات یاد رکھیں کہ صرف کسی کام نام، جس میں زمانہ نہ ہو مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً "پڑھنا" مصدر ہے فعل نہیں ہے لیکن "وہ پڑھتا ہے" فعل ہے کیونکہ اس میں کام کا کرنا (موجودہ) زمانے کے ساتھ ہے۔

اسی طرح :- "وہ آئے گا" میں آئے گا فعل ہے۔

اجزا میں کمی و بیشی کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ فعلِ مُفرد :- وہ فعل ہے جو مصدرِ مُجرّد سے نکلا ہو۔ مثلاً :- آتا ہے - جائے گا وغیرہ (آنا - جانا یہ مصدرِ مجرد ہیں)

۲۔ فعلِ مُرکب :- وہ فعل ہے جو مصدرِ مرکب سے نکلا ہو۔ مثلاً :-

(صفحہ نمبر 2 پر جاری - ورق اُلٹیے)

Scanned with CamScanner

کھا چکا ہوگا - پڑھ سکتا ہے وغیرہ (کھا چکنا - پڑھ سکنا - مرکب مصدر ہیں)

معنی کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں :-

۱) فعل لازم :- وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا پایا جائے لیکن کام کا اثر صرف کام کرنے والے تک محدود ہو - یعنی جس فعل میں فاعل ہو لیکن مفعول نہ ہو اُسے فعلِ لازم کہتے ہیں

مثلاً :- رشید آیا

رشید ← فاعل
آیا ← فعل

اِس جملے میں فاعل (کام کرنے والا) ہے لیکن مفعول نہیں ہے - اِس لئے یہ فعلِ لازم ہے -

۲) فعلِ مُتعدی :- وہ فعل ہے جس کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے - مثلاً :-

رشید نے سیب کھایا -

رشید ← فاعل
سیب ← مفعول
کھایا ← فعل

اِس جملے میں فاعل کے ساتھ مفعول (سیب - جس پر کام کیا گیا) بھی ہے - اِس لئے یہ فعلِ متعدی ہے -

(نوٹ :- فعلِ لازم اور فعلِ مُتعدی دونوں کو اکٹھے فعلِ تام کہتے ہیں)

۳) فعلِ ناقص :- وہ فعل ہے جو کسی پر اثر نہیں ڈالتا بلکہ جس سے اثر ثابت ہوتا ہے - مثلاً "رشید بیمار ہے" - اِس جملہ میں لفظ "ہے" فعلِ ناقص ہے -

---

= Assignment No 5 Completed =

Scanned with CamScanner

Urdu 9th
Assignment No 6
T - I

اردو نویس
مفوضہ کام نمبر (6)
صفحات 1

= o = o =

فاعل کی رُو سے فعل کی قسمیں

فاعل کی رُو سے فعلِ کی دو قسمیں ہیں :-

۱) فعلِ معروف ۲) فعلِ مجہول

۱) فعلِ معروف وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے :-
عابد نے خط لکھا۔ رشید کل آئے گا۔

اوپر کی دو مثالوں میں عابد اور رشید فاعل ہیں۔ اسلئے یہ فعلِ معروف ہیں

۲) فعلِ مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے :-
خط لکھا گیا۔ (اِس مثال میں خط مفعول ہے۔ لیکن فاعل یعنی خط لکھنے والا معلوم نہیں) اسلئے یہ فعلِ مجہول ہے۔

= o =

Assignment No 6 Completed.

For Assignment No 7, Please turn over and see Page No 2 of this leaf.

فیض احمد فیض

فیض احمد فیض کا شمار اردو کے بڑے شاعروں میں ہوتا ہے۔ فیض 13 فروری 1911ء کو سیالکوٹ کے نزدیک ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ فیض کی ابتدائی تعلیم چرچ مشن اسکول سیالکوٹ میں ہوئی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم انہوں نے لاہور میں حاصل کی۔ انگریزی میں ایم۔ اے کرنے کے بعد انہوں نے لیکچرر کی حیثیت سے اپنی ملازمت کا آغاز 1935ء میں کیا۔ ملک کے بٹوارے سے چھ مہینے پہلے فیض "پاکستان ٹائمز" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

فیض کی شاعری کا پہلا مجموعہ نقشِ فریادی 1945ء میں شائع ہوا۔ اُن کی کتاب "دستِ صبا" کی اِشاعت سے اُن کی شہرت بامِ عروج پر پہنچ گئی۔ اُن کی شاعری کے کُل سات مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

فیض ایک اِنقلابی شاعر ہیں۔ اُنہوں نے زندگی میں بہت سختیاں جھیلیں لیکن ظلم اور نا انصافی کے ساتھ کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ اگرچہ اُن کی فکر اِنقلابی تھی لیکن اُن کے لہجے کی غنائیت اور تغزل ہمیشہ برقرار رہا۔ فیض کو سوویت یونین کا سب سے بڑا اعزاز ~~لیفن~~ لینن امن اِنعام بھی دیا گیا۔

فیض احمد فیض کا اِنتقال 20 نومبر 1984ء کو لاہور میں ہوا۔

Assignment No 7 is completed.

Scanned with CamScanner

۱) گلوں میں رنگ بھرے بادِ نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

تشریح :- مذکورہ شعر فیض کی ایک غزل کا مطلع ہے۔ شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے محبوب! تم چلے آؤ کہ گلشن کی رنگینیاں اور رعنائیاں تمہارے دم سے ہیں۔ جو تم آؤ گے تو پھولوں کا پھیکا پن دور ہو جائیگا۔ اُن میں رنگ بھر جائے گا اور بہار کی خوشگوار ہوا چلے گی۔

۲) قفس اُداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں تو بہرِ خدا آج ذکرِ یار چلے۔

تشریح :- شاعر کہتا ہے کہ وہ قفس یعنی پنجرے میں قید ہے۔ وہ اُداسی میں مبتلا ہے۔ وہ دوستوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بادِ صبا سے ہی کہیں کہ وہی شاعر کے محبوب کا ذکر کرے تاکہ اُس کے ذکر سے اُداسی کچھ کم ہو۔

(صفحہ ۲ پر جاری۔ ورق اُلٹیئے)

Scanned with CamScanner

۳ :- کبھی تو صبح تیرے کُنجِ لب سے ہو آغاز
کبھی تو شب سرِ کاکل سے مشکبار چلے

تشریح :- شاعر اپنی اس دلی تمنا کا اظہار کرتا ہے کہ کاش محبوب کے ساتھ اُس کا وصل ہو۔ کاش کوئی صبح ایسی ہو کہ محبوب کا مسکراتا ہُوا چہرہ اُس کے سامنے ہو۔ اور کاش کوئی رات ایسی ہو جو محبوب کی حسین زُلفوں سے مہک رہی ہو۔

۴ :- بڑا ہے درد کا رشتہ یہ دل غریب سہی
تمہارے نام پہ آئیں گے غمگسار چلے

تشریح :- شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! اگرچہ میں غریب ہوں اور اگرچہ تمہارے سامنے میری کوئی وقعت نہیں اور اگرچہ تُو کبھی میری پذیرائی نہیں کرتا لیکن تمہارے ساتھ میرا درد کا رشتہ ایسا ہے کہ تمہارے نام پر میں ہمیشہ دوڑتا ہُوا چلا آؤں گا۔

۵ :- جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تیری عاقبت سنوار چلے

تشریح :- شاعر محبوب سے دُور ہے اور اُسکی یاد میں آنسو بہا رہا ہے۔ اِسی حالت میں شاعر شبِ ہجراں یعنی جُدائی کی رات سے مخاطب ہے اور کہتا ہے کہ اے ہجر کی رات! میں اگرچہ دردِ جُدائی میں مُبتلا ہوں۔ مجھ پر جو گزر رہی ہے سو گزر رہی ہے لیکن میرے آنسوؤں نے تمہاری عاقبت کو سنوار دیا ہے۔ یعنی تمہارے انجام کو اچھا بنا دیا ہے۔

(صفحہ نمبر 3 پر جاری)

Scanned with CamScanner

۶:- حضورِ یار ہوئی دفترِ جنوں کی طلب
گرہ میں لے کے گریباں کا تار تار چلے

تشریح:- شاعر کہتا ہے کہ محبوب کے دربار میں مجھے بلایا گیا تاکہ میں یہ دکھاؤں کہ محبت کی خاطر میں نے کیا رکھا ہے۔ میں نے اپنے چاک کیے ہوئے گریباں کے ٹکڑے اٹھائے اور وہی لے کر چلا۔ مطلب یہ کہ شاعر محبت کی وجہ سے جنون میں مبتلا ہے اور اسی وجہ سے اپنے گریباں کو بھی چاک کر بیٹھا ہے۔

۷:- مقام، فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

تشریح:- یہ اس غزل کا مقطع ہے۔ اس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے میں اپنی راہ پر چلتا رہا۔ لیکن کسی منزل یا مقام پر نہیں ٹھہرا۔ محبوب کے کوچے میں پہنچا لیکن وہاں بھی رکا نہیں، بلکہ آگے بڑھ گیا اور انجام کار پھانسی کے پھندے کی طرف چلا۔

اس شعر میں اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ شاعر پہلے تو حسن و عشق پر مبنی روایتی شاعری کرتا تھا۔ لیکن لوگوں کے درد اور دکھ اور غریبوں پر ظلم ہوتے دیکھ کر اس نے انقلاب کا راستہ اپنایا جس کا نتیجہ ہمیشہ قید و بند اور دار یعنی سولی ہوتا ہے۔

Assignment No 8 Completed

Scanned with CamScanner

Page No 1
Urdu 9Th
Assignment NO:- 9
Term - I

اردو نویں
مفوضہ کام نمبر 9
میقات - I

فیض احمد فیض - غزل نمبر 2

1:- کب ٹھہرے گا درد اے دِل کب رات بسر ہوگی
سُنتے تھے وہ آئیں گے سُنتے تھے سحر ہوگی

تشریح:- یہ شعر فیض احمد فیض کی ایک غزل کا مطلع ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی موجودگی کے بغیر اُن کی زندگی ایک درد بھری رات کی طرح ہے۔ یہ درد تب ہی ٹھہر جائے گا اور اِس رات کی سحر تب ہی ہوگی جب اُن کا محبوب اُن کے سامنے ہوگا

نوٹ:- فیض کی شاعری چونکہ ایک اِنقلابی رنگ رکھتی ہے اِس لئے اُن کے یہاں محبوب کا وہ تصوّر نہیں جو روایتی شاعری میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اُن کی شاعری میں محبوب کا لفظ عموماً آزادی، امن اور اِنسانیت سے جُڑا ہُوا ہے۔

— o —

2:- کب جان لہو ہوگی کب اشک گہر ہوگا
کِس دِن تیری شنوائی اے دیدۂ تر ہوگی۔

(صفحہ نمبر 2 پر جاری- ورق اُلٹیئے)

Scanned with CamScanner

تشریح :- شاعر کی آنکھیں محبوب کی جدائی اور اُس کے انتظار میں بھیگی ہوئی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اِن بھیگی ہوئی آنکھوں کی فریاد محبوب کب سنے گا۔ وہ اپنے وصل سے مجھے کب نوازے گا۔ جب محبوب سے میرا وصل ہوگا تب میں سمجھوں گا کہ میرے آنسو قیمتی ہیں۔

4 :- واعظ ہے نہ زاہد ہے ناصح ہے نہ قاتل ہے
اب شہر میں یاروں کی کس طرح بسر ہوگی

تشریح :- واعظ، زاہد اور ناصح وغیرہ اردو شاعری کے ایسے روایتی کردار ہیں جو عاشق کو عشق کرنے پر ٹوکتے رہتے ہیں۔ لیکن عاشق کو لطف اُسی وقت آتا ہے جب لوگ اُس کی راہ روکیں۔ کیونکہ عشق دِل کی صداقت اور رُوح کی سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ جبکہ روکنے والے دُنیاداری اور ریاکاری میں مگن ہوتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ واعظ، زاہد، ناصح اور قاتل کے بغیر عاشقوں کی زندگی کیسے بسر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان ہی کے دم سے عاشقوں کی زندگی رنگین ہے۔

5 :- کب تک ابھی رہ دیکھیں اے قامتِ جانانہ
کب حشر معین ہے تجھ کو تو خبر ہوگی

اِس شعر میں شاعر قامتِ جانانہ یعنی محبوب کے قد سے مخاطب ہے۔ شاعر قامتِ جانانہ سے پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ مطلب یہ کہ شاعر کا محبوب اِتنا سرو قد ہے کہ اُس کا قد ہی شاعر پر روز قیامت ڈھاتا ہے۔

(Assignment No 9 Completed)

Urdu 9th
Assignment No:- 10
Term - I

اردو نویں
مفوضہ کام نمبر 10
طبقات - I

تنہا انصاری - غزل نمبر ١

نوٹ :- بچے غزل کے شعر اپنی درسی کتاب سے خود دیکھ لیں۔
یہاں پر ہر ایک شعر کی مختصر تشریح درج کی جاتی ہے۔

شعر نمبر ١ :- اِس شعر میں صنعتِ تضاد ہے۔ کیونکہ شعر میں شاعر نے دو متضاد الفاظ "صُبح" اور "شام" استعمال کیے ہیں۔
اِس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے محبوب! تمہاری جُدائی کی وجہ سے میری ہر صُبح بھی شام کی طرح اندھیری ہے۔

شعر نمبر 2 :- شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی جُدائی کی وجہ سے اُس کا دِل غمگین ہے۔ اور اِس غم کا وہ جتنا علاج کرتا ہے اُتنا ہی یہ غم بڑھ جاتا ہے۔ شاعر کے غم کا علاج اِسی میں ہے کہ محبوب سے اُس کا وصل ہو۔

شعر نمبر 3 :- شاعر محبوب سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ اے محبوب! اگرچہ تم مجھے چھوڑ مجھ سے دُور چلے گئے۔ لیکن پھر بھی میرے دِل میں تمہارا ہی تصوّر ہے اور تمہارا ہی خیال مجھے تڑپائے جاتا ہے۔

(صفحہ 2 پر جاری - ورق اُلٹیے)

Scanned with CamScanner

شعر نمبر 4 :- اِس شعر میں شاعر اپنے محبوب کی خوبصورتی کی تعریف کرتا ہے - شاعر کہتا ہے کہ جب میرا محبوب اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاتا ہے تو چاند بھی اُس کی خوبصورتی دیکھ کر شرما جاتا ہے - گویا شاعر کا محبوب چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہے -

شعر نمبر 5 :- یہ اِس غزل کا مقطع ہے - شاعر نے اپنا تخلص بڑی خوبصورتی کے ساتھ اِستعمال کیا ہے -
شاعر ندامت کے طور پر کہتا ہے کہ اُس نے اِس زندگی میں جو بھی اعمال کیے ، آخرت میں اُن اعمال کی پُرسش ہوگی اور شاعر کو تنِ تنہا خود ہی اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا - یہی سوچ کر شاعر کی رُوح تڑپ اُٹھتی ہے -

---

نوٹ :- تنہا انصاری کی غزل نمبر 2 بالکل سادہ اور آسان ہے - بچے اس غزل کو پڑھ کر اُس کے شعروں کو نثر میں خود لکھیں -

---

Assignment No 10 completed

Urdu 9th
Assignment No:- 11
Term - I

Page No 1

G. Page No 27

اردو نویں
مفوضہ کام نمبر 11
پہلی میقات (T-1)

خطوط نویسی

خط وکتابت عام طور پر تین قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) نجی (۲) سرکاری (۳) کاروباری

نجی خطوط :- نجی خط کے چھ حصے ہوتے ہیں ۔

(1) کاتب (لکھنے والے) کا پتہ اور تاریخ :- سب سے پہلے خط لکھنے والے کو کاغذ کے دائیں گوشے پر اُس جگہ کا پتہ لکھنا چاہیے جہاں بیٹھ کر وہ خط لکھ رہا ہے - پتے کے نیچے اُس دن کی تاریخ لکھنی چاہیے جس دن خط لکھا جا رہا ہے - نمونہ نیچے دیا گیا ہے ۔

(الف) ماڈل بانڈی پورہ
3 مئی 2020ء

(یا) (ب) اری گیشن کالونی سمبل
28 اپریل 2020ء

اگر پتہ اور تاریخ کے درمیان ایک لکیر کھینچی جائے تو زیادہ اچھا رہتا ہے - جیسے

مین چوک - نوگام سمبل
21 مارچ 2020ء

(صفحہ 2 پر جاری - ورق اُلٹیے)

Scanned with CamScanner

ایک ضروری بات یاد رکھنی چاہیے کہ تاریخ میں مہینے کا نام لکھنا چاہیے نہ کہ مہینے کا نمبر۔ اردو کے نجی خطوط میں یہ ایک اصولی بات مانی جاتی ہے۔ مثلاً" 21 مارچ 2020ء صحیح ہے لیکن اگر اسی تاریخ کو 2020-3-21 لکھا جائے تو غلط ہے۔ (یہ بات اردو خطوط کے بارے میں ہے)

② القاب :- مکتوب الیہ (یعنی جسے خط لکھا جائے) کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے جو الفاظ خط کی ابتدا میں (پتہ اور تاریخ کے بعد) لکھے جاتے ہیں، اُن مناسب الفاظ کو القاب کہتے ہیں۔

مکتوب الیہ کے چار درجات ہوتے ہیں اور ہر درجے کیلئے مختلف القاب ہیں:-

(i) اپنے سے بڑے اور بزرگ کے القاب :- میرے پیارے ابّا۔ محترم دادا جان (وغیرہ)

(ii) دوست یا ہم رُتبہ کے القاب :- پیارے دوست، پیارے عابد (وغیرہ)

نوٹ !- دوست کو محترم یا جناب لکھنا موزون نہیں ہے۔

(iii) چھوٹوں کیلئے القاب :- میرے عزیز، عزیزی، عزیزم، نورِ چشم (وغیرہ)

(iv) حاکم یا افسر کے القاب :- جناب عالی (یہ ہم عام طور پر لکھتے ہیں)۔ جناب والا۔ حضورِ والا وغیرہ

(صفحہ نمبر 3 پر جاری)

Scanned with CamScanner

(~~صفحہ نمبر آگے~~)

③ آداب اور سلام :- القاب کے بعد اپنے عقیدہ کے مطابق سلام کے الفاظ لکھے جاتے ہیں مثلاً سلام - السلام علیکم - نمستے وغیرہ

نوٹ :- آج کل یہ بھی ہوتا ہے القاب کے بعد آداب اور سلام وغیرہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور لکھنے والا سیدھے مطلب یعنی خط کے مضمون پر آجاتا ہے - خطوط نویسی کے اصولوں کے تحت ایسا بھی کر سکتے ہیں -

④ مضمونِ خط :- القاب و آداب کے بعد مطلب کی بات لکھی جاتی ہے جس کو خط کا مضمون کہتے ہیں - خط کا مضمون دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم اور مختصر ہونا چاہیے -

⑤ خاتمہ - لکھنے والے کا نام اور پتہ :- مضمونِ خط مکمل ہونے کے بعد کاغذ کے بائیں گوشے پر کاتب اپنا نام کسی موزوں لقب کے نیچے لکھتا ہے اور نام کے نیچے ہی اپنا پتہ بھی درج کرتا ہے - کاتب یعنی خط لکھنے والے کیلئے مختلف صورتوں میں مختلف القاب استعمال ہوتے ہیں - مثلاً :- تمہارا دوست - دعاگو - خیراندیش - آپ کا فرمانبردار وغیرہ

⑥ مکتوب الیہ کا پتہ :- خط کو مکمل طور پر لکھنے کے بعد اُسے لفافے میں بھر جاتا ہے - اور جس کے نام خط ہو اُس کا نام اور پتہ لفافے پر درج کیا جاتا ہے - (امتحان میں چونکہ خط لفافے میں نہیں رکھنا ہوتا اسلئے وہاں مکتوب الیہ کا پتہ نہیں لکھا جاتا

(صفحہ نمبر ۳ پر جاری)

Scanned with CamScanner

نجی خط کا نمونہ

سوال:
تمہارا چھوٹا بھائی کھیل کود میں زیادہ وقت گزارتا ہے اور پڑھنے سے جی چُراتا ہے۔ اُس کے نام اِس سلسلے میں نصیحت سے بھرا ہُوا ایک خط لکھیے۔

نرگام سوناواری
4 مئی 2020ء

پیارے عادل

السلامُ علیکم۔

مجھے تمہارے ایک دوست کی زبانی معلوم ہُوا ہے کہ تُم اپنے وقت کا بیشتر حصّہ کھیل کود اور آوارہ گردی میں ضائع کرتے ہو اور پڑھنے لکھنے سے جی چُراتے ہو اور تمہاری مُسلسل ناکامی کی وجہ بھی یہی ہے۔

میرے بھائی! تمہارا یہ طریقہ اچھا نہیں۔ یہی عُمر لکھنے پڑھنے اور محنت کرنے کی ہے۔ اگر اسے کھیل کود میں ضائع کروگے تو ساری عُمر افسوس کرنا پڑے گا۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے عادات و اطوار دُرست کرلو۔ میں نے پہلے بھی جو باتیں کہیں ہیں اُن پر عمل کرو۔ تعلیم کو اپنا مُخلص دوست سمجھو۔ اِسے حاصل کرنے کیلئے دِل لگا کر محنت کرو تاکہ تمہیں اپنے دوستوں اور ہم جماعتوں کی نظروں میں حقیر نہ بننا پڑے۔

تمہاری سعادت مندی سے مجھے اُمید ہے کہ تُم آئیندہ کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دوگے۔

تمہارا بڑا بھائی
محمد یاسین قادری

Completed
M.Y. Qadri

Scanned with CamScanner

Urdu 9th
Assignment No:-12
Term -I

اُردو نو یں
مفوضہ کام نمبر 12
میقات - I

نظم:- نئی تہذیب - شاعر:- اکبر الہ آبادی

نظم کا خُلاصہ

نظم "نئی تہذیب" اردو کے ایک مشہور و معروف طنز نگار شاعر اکبر الہ آبادی نے لکھی ہے - اس نظم کو لکھے ہوئے سو برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے - اُس وقت شاعر نے اس نظم میں اپنے آنے والے وقت کیلئے کچھ پیش گوئیاں کی تھیں - جب ہم آج کے وقت پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ سمجھ آتا ہے کہ شاعر نے جو پیشن گوئیاں کی تھیں وہ سچ ثابت ہو چکی ہیں -

اس نظم میں شاعر کہتا ہے کہ اُس کے دور کے جو طور طریقے، تہذیب تمدن وغیرہ جو ہیں وہ ختم ہونے والے ہیں اور ایک ایسی تہذیب جس کو شاعر پسند نہیں کرتا، معرضِ وجود میں آنے والی ہے -

شاعر کہتا ہے کہ اُس کے دور میں حسین لوگ اپنی زینت اور اپنا حُسن بالوں کی لٹوں اور زلفوں کے پیچوں سے دکھاتے ہیں - لیکن وقت بدل جائیگا اور حسینوں کی یہ ادائیں بھی بدل جائیں گی - آنے والے وقت میں عورتیں پردے کی پابند نہیں رہیں گی

(صفحہ 2 پر جاری)

Page 2 Assignment 12

اور نہ محبوباؤں کے چہرے پر کوئی گھونگھٹ رہے گا۔ لوگوں کے مزاج بدل جائیں گے اور خوشیوں اور غموں کی وجوہات بھی بدل جائیں گی۔ گانے والے مغربی موسیقی کی نقل کریں گے۔ اسی طرح لوگ اردو جیسی میٹھی زبان کے الفاظ کو بدل دیں گے اور اس زبان میں مغربی زبانوں کے الفاظ ملائیں گے۔ اسی طرح دنیا میں شرافت کا معیار بھی بدل جائے گا

شاعر تہذیب و تمدن میں آنے والی اس تبدیلی سے خوش نہیں ہے اسی لئے کہتا ہے کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود کسی کو بھی اس تبدیلی کا نہ کوئی احساس ہوگا اور نہ کوئی غم ہوا۔ سبھی لوگ اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگ لیں گے۔

شاعر اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دیتا ہے کہ میں تو جلد ہی اس دنیا سے جانے والا ہوں تو میں اس تبدیلی کا غم کیوں کروں۔

نوٹ:- طلبا و طالبات اپنی نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 153 سے اکبر الہ آبادی کی زندگی کے متعلق نوٹ خود پڑھ کر زبانی یاد کرلیں۔

Assignment Completed
M-Y-Qadri

[illegible]

Urdu 9th
Assignment No 13
Term - I

اردو نویسی
تفویض کام نمبر 13
مدت میقات - I

مولانا الطاف حسین حالی

الطاف حسین حالی ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے - آپ کے والد کا نام ایزد بخش تھا - حالی کے والدین اُن کے بچپن میں ہی فوت ہوگئے - سترہ سال کی عمر میں اُن کی شادی ہوگئی - اس کے بعد ہی وہ دہلی آئے اور یہاں ایک مدرسہ میں تعلیم حاصل کی -

۱۸۵۴ء میں نواب مصطفیٰ خان شیفتہ نے حالی کو اپنے بچوں کا اتالیق مقرر کیا - اسکے بعد ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۲ء تک آپ گورنمنٹ بُک ڈپو شاہ (Govt. Book Depot) لاہور میں بطور ملازم تعینات رہے - یہاں اُن کو بہت ساری انگریزی کتابوں کے اردو ترجمے پڑھنے کا موقع ملا - یہیں پر انہوں نے اپنی کتاب "مقدمہ شعر و شاعری" تحریر کی -

آپ کی وفات ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کو پانی پت میں ہوئی -
حالی اردو کے ادبی ناقد، سوانح نگار اور صاحبِ طرز انشا پرداز ہیں - حالی کو غالب، شیفتہ اور سر سید جیسے لوگوں کی صحبت حاصل تھی - شاعری کی حیثیت سے بھی حالی کا مرتبہ بہت بلند ہے - انہوں نے شاعری کو نئی راہوں پر ڈالا -
حیاتِ سعدی، مقدمہ شعر و شاعری، یادگارِ غالب اور حیاتِ جاوید ان کی لکھی ہوئی چار اہم کتابیں ہیں -

— ٥ —

Scanned with CamScanner

Page 1

Urdu 9th
Assignment No 14
Term I

Page No 34

اردو نویس
مفوضہ کام نمبر 14
مبلغات - I

نظم نمبر تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ

تعارف اور خلاصہ

یہ نظم مولانا الطاف حسین حالی نے لکھی ہے - یہ نظم مسدس کی ہیئت میں ہے یعنی اسکے ہر بند میں چھ مصرعے ہیں -

اصل میں یہ نظم حالی کی شہرۂ آفاق مسدس یعنی "مسدسِ مدو جزرِ اسلام" کا ایک اقتباس ہے -

اس اقتباس میں مسلم قوم کی تعلیم سے دوری کو موضوع بنایا گیا ہے - لیکن اس نظم کے معنی ہر اس قوم پر منطبق ہوتے ہیں جو تعلیم سے بے توجہی برتے -

شاعر کہتا ہے کہ جس قوم نے تعلیم کی قدر و قیمت نہ جانی وہ قوم ظلمتوں اور پستیوں میں جا گرتی ہے - یہی حال دُنیا میں مسلمانوں کا ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کی حکومت، دولت، عزت سب کچھ اس وجہ سے چھن گیا کیونکہ اُنہوں نے اپنی اصلی میراث یعنی علم سے ناطہ توڑ لیا -

اسی وجہ سے نہ اُن کی اسلافوں والی کاریگری رہی - نہ اُن کے کاموں میں کوئی برکت باقی رہی اور نہ وہ ادب، وہ حکمت اور نہ وہ فلسفہ رہا -

(صفحہ ۲ پر جاری)

Scanned with CamScanner

ہندوستانیوں (یعنی ہندوستانی مسلمانوں) کی آج کل حالت یہ ہے کہ اگر
کہ اگر اُن کو اپنے لئے ایک ٹوپی بنانی ہو تو کپڑا کسی اور دُنیا سے
منگانا پڑے گا۔ حتیٰ کہ ایک سوئی بھی کہیں اور سے لانی پڑے گی۔
تعلیم سے غفلت کی وجہ سے ہم ہر ایک چیز میں غیروں کے محتاج ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ یہ سب سزائیں ترکِ تعلیم کی وجہ سے ہے۔
شاعر اپنے قوم کو غفلت سے باز آنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور یہ بھی
کہتا ہے کہ اگر اب بھی وہ بیدار نہیں ہونے تو آنے والا وقت
اُن کیلئے اور زیادہ سخت ثابت ہو سکتا ہے۔

=○=

Page 1

G. Page No 36

Urdu 9th
Assignment No 15
Term I

اردو نویں
اسائنمنٹ نمبر 15
میقات — I

تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ

مشق (Exercise) میں دیئے گئے سوالوں کے جوابات

سوال ۱- تعلیم کی قدر و قیمت کیا ہے ؟

جواب :- انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں تعلیم بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے - تعلیم کی قدر و قیمت بیان کرنے کیلئے صفحوں کے صفحے سیاہ کیے جا سکتے ہیں - تمام مذاہب، بالخصوص دینِ اسلام میں تعلیم کی قدر و قیمت کو واضح طریقے سے بیان کیا گیا ہے - قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ علم والے اور بے علم کبھی برابر نہیں ہو سکتے - پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے - تعلیم سے ہی انسان اپنے آپ کو بھی پہچان سکتا ہے اور اپنے خالق کو بھی -

کسی بھی فرد، جماعت، قوم اور ملک کی ترقی کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے - دنیا کے وہی ممالک اور قومیں خوشحال اور ترقی پذیر ہیں جہاں کے شہریوں میں ہر طرح کی تعلیم اور علم و ہنر موجود ہے -

(نوٹ :- طلباء نے ساتویں اور آٹھویں جماعت میں "علم کے فائدے" عنوان پر مضمون لکھا ہے - پچھلی جماعتوں میں سیکھے ہوئے مضمون اور مندرجہ بالا جواب پر غور کرکے طلباء اس عنوان پر نئے سرے سے خود ایک مضمون لکھنے کی کوشش کریں -)

=

Scanned with CamScanner

2۔ سوال:۔ حکومت اور قوموں پر زوال کیسے آتا ہے؟

جواب:۔ حکومت اور قوموں کے افراد جب انفرادی اور اجتماعی طور پر محنت اور تعلیم سے منہ موڑ کر خوابِ غفلت میں ڈوب جاتے ہیں تو زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ کر اوروں کے قدموں تلے روندے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اُن پر زوال آجاتا ہے۔

3۔ سوال:۔ شرافت اور عزت کا معیار کیا ہے؟

جواب:۔ حقیقی تعلیم اور ہر طرح کی علم و آگہی سے لیس ہونا ہی شرافت اور عزت کا بنیادی معیار ہے۔

4۔ سوال:۔ ترکِ تعلیم کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

جواب:۔ تعلیم کو ترک کر دینے سے انسان بہت سارے نقصان اُٹھاتا ہے۔ ترکِ تعلیم سے انسان زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے اور ذلت اور پستی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ انسان پر ظلمت اور غربت چھا جاتی ہے۔ تعلیم سے غفلت برتنے کی وجہ سے حکومتوں اور قوموں پر زوال آجاتا ہے۔

5۔ جواب:۔ کسی مُلک اور وہاں بسنے والی عوام کی ترقی کا دارومدار بنیادی طور پر اِس بات پر ہے کہ وہ تعلیم اور علم و ہُنر سے کس قدر آراستہ ہیں۔ اگر لوگ ہر طرح کی تعلیم پر توجہ دیتے ہیں تو وہ ضرور ترقی کرتے ہیں۔

(صفحہ نمبر 3 پر جاری)

— ٥ —

Scanned with CamScanner

Page no 3
Assignment no 15

شاعر کا حوالہ دے کر، اس بند کی وضاحت کیجئے ؛-

جنہوں نے تعلیم کی قدر و قیمت | نہ جانی، مسلّط ہوئی اُن پہ ظلمت
ملوک اور سلاطین نے کھوئی حکومت | گھرانوں پہ چھائی امیروں کے نکبت
رہے خاندانی نہ عزت کے قابل | ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

— o —

اس بند کی وضاحت سے پہلے کچھ مشکل الفاظ کے معنی جان لیجئے ؛-

مُلوک :- یہ لفظ "مَلِک" کی جمع ہے - مَلِک بادشاہ کو کہتے ہیں -
سلاطین :- یہ لفظ "سُلطان" کی جمع ہے - سلطان بھی بادشاہ کو کہتے ہیں

ظلمت = اندھیرا
نکبت = غریبی

— o —

اس بند کی وضاحت :- یہ بند نصابی کتاب میں شامل نظم (مسدس "تعلیم سے بے توجہی کا نتیجہ" سے لیا گیا ہے - یہ نظم الطاف حسین حالی نے لکھی ہے - اصل میں یہ نظم "مسدسِ مد و جزرِ اسلام" کا ایک حصّہ ہے -
اس بند میں شاعر تعلیم کی قدر و قیمت کو واضح کرتا ہے اور ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرتا ہے کہ جو قومیں تعلیم کی اہمیت کو نہیں ~~جانتیں~~ جانتیں اور تعلیم حاصل نہیں کرتیں وہ اندھیروں میں کھو جاتی ہیں - اُن سے مُلک اور حکومتیں چھن جاتی ہیں - اگر وہ امیر ہوں تو ~~غر~~ اُن پر غربت چھا جاتی ہے - ایسے لوگ عزت کے قابل نہیں رہتے اور اُن کے شریف ہونے کے دعوے کھوکھلے ہوتے ہیں -

— o —

Scanned with CamScanner

دفتری خط کا نمونہ | درخواست

میونسپل کمیٹی کے سکریٹری کے نام ایک درخواست لکھیے۔ اس میں تحریر کیجیے کہ آپ کے علاقہ میں صفائی کا انتظام نہیں ہے۔

بخدمت جناب سکریٹری صاحب میونسپل کمیٹی بانڈی پورہ۔

جناب عالی!

گزارش خدمت یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں صفائی کا معقول انتظام نہیں ہے۔ ہفتہ میں صرف ایک یا دو بار گلیوں اور کوچوں کی صفائی کرنے کیلئے صفائی کرنے والا آتا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں پہلے بھی آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی تھی مگر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

اس علاقے کی گلیوں میں اور سڑکوں پر گندگی کے ڈھیر جمع ہوتے ہیں۔ نالیوں میں گندہ پانی اکثر جمع ہو جاتا ہے۔ ہر طرف بدبو پھیلی رہتی ہے۔ اس وجہ سے علاقے کے لوگوں کی صحت پر بُرا اثر پڑنے کا خطرہ لاحق ہے۔

جناب والا سے گزارش ہے کہ اس علاقے کی صفائی روزانہ کرانے کا بندوبست کرایا جائے تاکہ عوام کی صحت پر بُرا اثر نہ ہو۔

درخواست کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر بانڈی پورہ کی خدمت میں بھی پیش کی گئی ہے۔

اُمید ہے کہ ہماری درخواست پر جلد از جلد غور فرمایا جائے گا۔

عرض گزار: اہلیان وارڈ نمبر ۲ - پلان بانڈی پورہ

بذریعہ محمد یوسف